احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 10 نومبر 2014ء 16 محرم 1436 ہجری 10 نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 253

سوموار 10 نومبر 2014ء

خدمت دین ۔ فضل الٰہی

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو
دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں (دین) کا ہو مغز فقط نام نہ ہو
سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برق غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پر کبھی دشنام نہ ہو

(کلام محمود)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی فتح دین صاحب دھرم کوٹی حضور کے ابتدائی زمانہ کے متعلق بیان فرماتے ہیں:۔

''میں حضرت مسیح موعود کے حضور اکثر حاضر ہوا کرتا تھا اور کئی مرتبہ حضور کے پاس ہی رات کو بھی قیام کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بے قراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں جیسے کہ ماہی بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدتِ درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے۔ میں اِس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا اور بہت فکر مند ہوا اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اُس وقت میں پریشانی میں ہی مبہوت لیٹا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود کی وہ حالت جاتی رہی۔

صبح میں نے اِس واقعہ کا حضور سے ذکر کیا کہ رات کو میری آنکھوں نے اِس قسم کا نظارہ دیکھا ہے کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی یا درد گردہ وغیرہ کا دورہ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ''میاں فتح دین! کیا تم اُس وقت جاگتے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں (دین) کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اِس وقت (دین) پر آرہی ہیں اُن کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے اور یہ (دین) ہی کا درد ہے جو ہمیں اِس طرح بے قرار کر دیتا ہے۔''

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم صفحہ 524)

ابتدائی زمانہ کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود کو یہ خبر ملی کہ بٹالہ کے ایک مولوی قدرت اللہ نامی نے عیسائیت اختیار کر لی ہے۔ آپ کو اس خبر سے دلی صدمہ ہوا۔ آپ نے منشی نبی بخش صاحب کو جو یہ خبر لے کر آئے تھے تاکیدی ارشاد فرمایا کہ پُر حکمت انداز میں ہر ممکن کوشش کریں کہ کسی طرح مولوی صاحب واپس آجائیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں انہیں تفصیلی ہدایات بھی دیں اور فرمایا کہ اگر میری ضرورت ہوئی تو میں خود بھی جانے کو تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کسی کا مرتد ہو جانا ایک بڑا امر ہے جس کو سرسری نہیں سمجھنا چاہئے۔ آپ نے منشی نبی بخش صاحب کو فرمایا کہ تم جا کر اس سلسلہ میں بھرپور کوشش کرو۔ میں دعا کروں گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولوی قدرت اللہ صاحب واپس آگئے جس سے حضرت اقدس کو بے حد خوشی ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 114)

سچائی کا نور

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اُس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اُس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اُس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اُس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانے میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے اور یہ فطرت اُس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے، بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے نورانی ہو جاتا ہے۔

غرض جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی اور تباہ کاری اور ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں، خدا کا خوف اُٹھ جاتا ہے اور خدا کے حقوق بندوں کو دیئے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔ اُس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اُس کو ستایا جاتا اور دُکھ دیا جاتا ہے لیکن آخر وہ خدا کا مامور کامیاب ہو جاتا اور دنیا میں سچائی کا نور پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح اس زمانے میں خدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 493)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا لجنہ سے خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ

30۔اگست 2014ء سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: 30/اگست 2014ء بمقام جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی لندن میں ارشاد فرمایا۔

س: حضور انور نے معاشرہ کے فسادوں کی کیا وجہ بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! آجکل کے معاشرے کے فسادوں کی یہی وجہ ہے کہ اپنے حقوق کو دوسروں کے حقوق پر ترجیح دی جاتی ہے یا دوسروں سے ذمہ داریاں پوری کرنے کی توقع کی جاتی ہے لیکن اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف اس شدت سے توجہ نہیں دی جاتی۔

س: حقوق کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟

ج: فرمایا! حقوق جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے ذمے لگائے ہیں دو طرح کے ہیں ایک اللہ تعالیٰ کے حقوق جن کو حقوق اللہ کہتے ہیں اور ایک اللہ کے بندوں کے حقوق جنہیں حقوق العباد کہا جاتا ہے۔

س: حقوق کے ادا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کس نام سے موسوم کیا ہے؟ نیز اس نام سے کس طرف توجہ دلائی گئی ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے حقوق ادا کرنے والوں کو عبادالرحمان کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں عبادالرحمان کہہ کر اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت کے صدقہ تمہیں بے شمار انعامات دیئے ہیں۔ رحمانیت بلاتخصیص ہر ایک کو فائدہ پہنچا رہی ہے۔

س: حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنا ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے؟

ج: فرمایا! ہمارا حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنا ہم سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ صرف ظاہری رنگ میں اور الفاظ میں ہی نہیں بلکہ حقیقت میں ہم رحمان کے بندے بننے کی کوشش کریں۔ ان حقوق وفرائض کو ان تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں جن کی اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا اور حکم دیتا ہے تاکہ ہم رحمان خدا کے پیار کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔

س: حقیقی زندگی کس کو ملتی ہے نیز انسان عبدِرحمان کب بنتا ہے؟

ج: فرمایا! حقیقی زندگی کا حاصل کرنے والا تو وہی ہے جو اس ظاہری زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کے حکم پر چلے اور روحانیت میں ترقی کرے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنے پیش نظر رکھے اور پھر اس وجہ سے اس سلسلے کو ہمیشہ کی اخروی زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے والا بنائے اور جب ان انعامات کو حاصل کرنے والا بنائے گا تو یہی وہ مقام ہے جب انسان عبدرحمان بنتا ہے رحمان خدا کا بندہ بنتا ہے۔

س: عبدِرحمان بننے کے لئے اور خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے سب سے اہم بات کیا ہے؟

ج: فرمایا! عبدرحمان بننے کے لئے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کیلئے سب سے اہم بات ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقابلے پر ہر چیز کو ہیچ سمجھنا کمتر سمجھنا۔

س: فرائض کی بجا آوری یا نیکیاں کرنے میں کمزوریاں کس وقت ظاہر ہوتی ہیں؟

ج: فرمایا! فرائض کی بجا آوری میں کمی یا نیکیاں کرنے میں کمزوریاں اس وقت ظاہر ہوتی ہیں جب انسان سمجھتا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو میں جھوٹ کا سہارا لے لوں گا تھوڑی سی اپنی بات کو twist کر دوں گا۔ پس یہ ایک ایسا گناہ ہے جو پھر دوسرے گناہوں میں مبتلا کرتا چلا جاتا ہے جو نیکیوں کو کھاتا جاتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت میں اس کو بڑی اہمیت دی ہے۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں احمدی بنایا ہے اب ہمارا کام ہے کہ اس کے بعد اپنے آپ میں اور ایک عام (۔) میں واضح فرق کر کے دکھائیں اپنی چھوٹی سے چھوٹی برائی پر بھی نظر رکھیں اور دلوں کو اس روحانی روشنی کے نور سے منور کریں اور یہی حالت ہے جو ہمیں حقیقی مومن بناتی ہے اور ایسے مومنوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ پھر وہ ان کا دوست اور مددگار ہو جاتا ہے۔

س: احمدیوں کو اپنے اندر کس حالت کے پیدا کرنے کی ضرورت ہے؟

ج: فرمایا! ہر احمدی حقیقی مومن اور عبدرحمان بنے، اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے، خلافت سے چمٹا رہے، خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کا نمونہ اختیار کرے۔

س: ایک حقیقی مومن اور عبدرحمان کی کیا خصوصیت بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! ایک مومن کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ راتوں کو عبادت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رحمان کے بندے راتوں میں دعاؤں اور گریہ و زاری سے اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

س: جماعت میں نئے شاملین کی تربیت کا کیا ذریعہ بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! احمدیت میں شامل ہونے والے تبھی اپنی حالت میں حقیقی تبدیلی پیدا کرسکیں گے جب ہم خود اپنے دین کی تعلیم کا اپنے پر عملی اظہار کر رہے ہوں گے۔ جب ہم خود بھی ساتھ ساتھ کمزوریاں دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی شکر گزاری کر رہے ہوں گے۔ راتوں کو دعائیں کر رہے ہوں۔

س: حضور انور نے عاجزی اختیار کرنے کی بابت کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! عبادرحمان کا ایک بہت بڑا وصف یہ ہے کہ وہ عاجزی کا نمونہ ہوتے ہیں اور زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں پس عاجزی ایک بہت بڑا وصف ہے ایک مومن کا۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے اور یہ ضروری ہے اس کیلئے وہ اپنے جائزے لے کہ کس حد تک ہم میں یہ خوبی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی ضرورت ہے اور یہ عاجزی دکھانا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک اہم حکم ہے پس اسکو ہمیشہ سامنے رکھیں۔

س: رحمان خدا کی بندگی کا حق ادا کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے کیا نشانی بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! رحمٰن خدا کی بندگی کا حق ادا کرنے والوں کی یہ نشانی ہے کہ وہ روشنی سے فیض پا کر روشنی پھیلانے والے، جب جاہل، لڑاکے اور بداخلاق لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے تو طیش سے جواب دینے کی بجائے کہتے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو ہم تو تمہارے لئے بھی امن اور سکون چاہتے ہیں۔ پس اس طرف ہمیشہ نظر رکھنی چاہیے ذرہ ذرہ سی بات پر جھگڑا پیدا نہ کریں۔

س: گھریلو مسائل پیدا ہونے کی کیا وجہ بیان فرمائی ؟

ج: فرمایا! جہالت کا جہالت سے جواب دینا اور تکبر کا اظہار کرنا مومن کی شان نہیں ہے۔ اگر اس بات کو ہم سمجھ لیں تو ہمارے بہت سے گھریلو مسائل بھی حل ہو جائیں۔ گھر ٹوٹنے کی بڑی وجہ جہالت سے ترکی بہ ترکی جواب دینا ہی ہے۔

س: جہالت سے بچنے کا طریق بیان کریں؟

ج: فرمایا! جہالت سے بچنے کا علاج اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو، دعا کرو، استغفار، کرو لاحول پڑھو، ذکر الٰہی کرو۔ پس ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ اے اللہ ہمیں جہالت اور کم علمی کے جہنم سے بچا۔ ہمیں اپنی آئندہ نسلوں کی خرابی کی جہنم سے بچا۔

س: حضور انور نے ایک مومن کو کن دعاؤں کے کرنے کا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! میرے سامنے کئی ایسے معاملے آتے ہیں کہ بچے پریشان ہیں پڑھائی میں کمزور ہیں صحت اچھی نہیں ہے اور جب ذرا کریدو اور پتہ کرو تو پتہ چلتا ہے کہ گھر کا ماحول، ماں باپ کے جھگڑے بچوں پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔ یہ دعا بھی دعاؤں میں شامل ہونی چاہیے کہ ہمیں کفر اور شیطنیت کے جہنم سے بچا۔ ہمیں لامذہبیت کے جہنم سے بچا ہمیں خودسری، جھوٹ اور ظلم کے جہنم سے بچا ہمیں اپنی رضا اور محبت کی دوری کے جہنم سے بچا۔

س: عباد الرحمان کی ایک نشانی جھوٹ سے پرہیز کے متعلق کیا بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! رحمان کے بندوں کی ایک نشانی سورت الفرقان آیت 73 میں یہ بیان ہوئی ہے کہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے ہر حالت میں ان کہ منہ سے سچ اور صداقت کے الفاظ نکلتے ہیں یہ کتنی اعلیٰ بات ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا اور یہ گواہی دی کہ آنے والا صادق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا ہے۔ لیکن کیا اس سچائی کو قبول کرنے اور سچی گواہی سے ہمارا مقصد پورا ہو گیا؟ ہاں ایک حصہ تو پورا ہو گیا لیکن بڑا حصہ اس وقت پورا ہو گا جب ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں ہو گا سچ قبول کرنے کے بعد سچ ہمارے ہر عضو سے ظاہر ہو رہا ہو گا معاشرے میں ہماری سچائی ایک پہچان بن جائے گی ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ توحید کے بعد سب سے بڑی نیکی اور بڑا مشکل کام جو انسان کو پیش آ سکتا ہے جس کی ادائیگی کرنا اور صحیح طور پر اس کو نبھانا وہ سچائی ہے۔ ہزاروں انسانوں میں رحم کا جذبہ بھی ہوتا ہے۔ عموما انصاف کرنے والے بھی ہوتے ہیں لیکن مکمل سچائی کے اظہار اور سچی گواہی ہر حال میں دینے کیلئے بسا اوقات اکثر لوگ تیار نہیں ہوتے یہاں یورپ میں پڑے لکھے لوگوں میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے ایسے ہیں جو انصاف اور رحم کی آوازیں تو بلند کرتے ہیں لیکن اپنے متعلق تو ایک طرف رہا اپنے عزیزوں کے بارے میں سچی گواہی دینی پڑے تو ٹال مٹول کی کوشش کرتے ہیں بلکہ اپنی ہم قوموں کے بارے میں بھی بعض اوقات نہیں دے سکتے۔ آج دنیا کے جھگڑوں کی بنیاد اسی سچائی کا فقدان ہے انصاف کا نعرہ لگانا یا چھوٹی سطح پر انصاف کرنا بالکل اور چیز ہے اور مکمل سچائی کے ساتھ مکمل طور پر سچی گواہی دینا بالکل مختلف چیز ہے۔ اگر دنیا اس بات کو سمجھ لے تو ہم جو اس وقت دنیا کے حالات کی وجہ سے خوفزدہ ہیں ان کے خوف دور ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو رحمان خدا کے بندے ہیں یا بندے کہلاتے ہیں۔ وہ حقوق کے قائم کرنے اور ادا کرنے کیلئے کبھی سچی گواہی کو نہیں چھپاتے۔

س: کیا ہر سچی بات بیان کی جاسکتی ہے؟

ج: فرمایا! یہ بھی وضاحت کر دوں کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر سچی بات کو ضرور بیان کیا جائے اللہ تعالیٰ نے بھی بعض باتیں بیان کرنے سے انسان کو روکا ہے کیونکہ بعض ایسے سچ ہوتے جن سے برائیاں پھیلتی ہیں اور معاشرے کا امن برباد ہوتا ہے پس جن لوگوں کو یہ عادت ہوتی ہے چاہے وہ عورتیں ہیں یا مرد کہ اگر کسی کی کوئی برائی دیکھی تو اِدھر اُدھر بیان کر دی اور پھر جب پوچھو تو کہتے ہیں کہ جھوٹ نہیں بولا۔ ٹھیک ہے جھوٹ نہیں بولا لیکن اس طرح

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ رفاقتوں کی داستان

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی

(قسط اول)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے پہلی ملاقات

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں پہلی دفعہ 1977ء میں حضور سے ملا۔ اس سے کچھ دیر قبل میں نے قادیان میں بیعت کی تھی۔ اس کے بعد میں ربوہ پہنچا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس ملاقات کے فوراً بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دفتر میں پہنچا۔ آپ اس وقت بہت سارے مریضوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ اسی دفتر کے سامنے ایک چھوٹا سا دالان تھا جس میں نماز کے لئے پہلے سے ہی صفیں بچھی ہوئی تھیں۔ یہاں میری حضور سے پہلی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ حضور مجھے بعد میں بھی ہمیشہ اس ملاقات کا حوالہ دیا کرتے تھے۔ اس وقت حضور کو پتہ لگ گیا کہ میرا ایک پاؤں زخمی ہے جس پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور بعد میں بھی ہمیشہ حضور نے اس بات کا ذکر کیا کہ میرا پاؤں اس لئے زخمی ہوا تھا کیونکہ میں نے ان دنوں انڈیا میں بہت زیادہ پیدل سفر کیا تھا۔ جوتے میں ایک ناہموار جگہ کی وجہ سے میرا پاؤں جوتے کے اندر زخمی ہوگیا تھا۔ باقاعدگی سے اس زخم کی مرہم پٹی کرتا رہا تھا۔ اس لئے حضور نے مجھے ہومیوپیتھی کی دوائی بھی دی جس سے یہ زخم جلد مندمل ہوگیا۔

میں نے حضور کو اپنے سفر کے بارہ میں بتایا اور خاص طور پر اس بارے میں کہ میں کس طرح حضرت مسیح موعود کی جائے پیدائش قادیان تک پہنچا۔

حضور کے ساتھ پہلی ملاقات میں مجھے یہ احساس ہوا کہ آپ کی شخصیت کس قدر کشادہ طبع اور ناقابل یقین طور پر زندہ دل ہے۔ حضور اکثر محوسفر رہتے اور مصروف زندگی گزارتے۔ آپ کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ آپ اپنے ملنے والوں پر بہت زیادہ توجہ کرتے تھے۔

آپ ان دنوں کالے رنگ کی ٹوپی پہنتے تھے جسے جناح کیپ کہا جاتا ہے۔ یہ کوئی نئی اکڑی ہوئی ٹوپی نہ تھی جیسا کہ عام طور پر ہوتی ہے بلکہ ایک نہایت ہی ڈھیلی اور تھوڑی سی پھٹی ہوئی ٹوپی تھی۔ جسے دیکھتے ہی احساس ہو جاتا تھا کہ یہ ایسا انسان ہے جس کی نظر باطن پر ہے نہ کہ ظاہر پر۔

بحیثیت امیر جماعت جرمنی حضور سے پہلی ملاقات

میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور خلافت میں نیشنل قائد تھا اور مجھے یہ سہولت حاصل تھی کہ ہر سال جلسہ سالانہ پر ربوہ جاسکوں اور وہاں ربوہ اور قادیان کے جلسوں میں شرکت کرسکوں۔ یہ جلسے میرے لئے ایک طرح کی ٹریننگ ثابت ہوئے اور انہوں نے میری شخصیت پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔

ایک دفعہ مجھے بحیثیت نیشنل قائد جرمنی 1983ء میں علم انعامی حاصل کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا کہ جو کہ بیرون پاکستان بہترین مجلس کو دیا جاتا تھا۔ ربوہ میں ہمیں ایک سپیشل گیسٹ ہاؤس میں رہنے کی سہولت میسر تھی۔ یہ تحریک جدید کا مہمان خانہ تھا۔ اس مہمان خانے میں میزبانی کا شرف صرف حضرت مسیح موعود کے خاندان کے لوگوں کو تھا۔ وہاں ایک بہت ہی روح پرور سماں تھا۔

جس چیز نے بار بار میرے شوق کو دوبالا کیا وہ شام کے وقت لگنے والی سوال و جواب اور گفتگو کی نشستیں تھیں۔ جو غیر ملکی وفود کے ساتھ ہوتی تھیں۔ وہ زیادہ دیر تک جاری نہیں رہا کرتی تھیں۔ چونکہ تشنگی باقی رہتی تھی اس لئے مجھے ہمیشہ مزید کی خواہش رہتی تھی اور سیرابی پھر حضور کے ذریعے ہوا کرتی تھی۔ اس پیاس کو بجھانے کے لئے حضور روزانہ سائیکل پر ہمارے پاس تشریف لاتے اور وفد کے ساتھ گفتگو فرماتے۔ انہی نشستوں میں جلد ہی مجھے میری حدود کا احساس بھی ہوا۔ ان نشستوں میں میں اکثر تھک جاتا جبکہ حضور اسی طرح درمیان میں چاق و چوبند بیٹھے ایک کے بعد دوسرا مضمون بیان کرتے چلے جاتے۔ حضور میں ایک انتہائی قسم کی توانائی تھی جو ہماری سمجھ سے بالا تھی۔ ہم جرمنی سے گئے ہوئے شرکاء گفتگو تھک جاتے اور توجہ بٹ جاتی لیکن حضور اسی طرح چست بیٹھے ہوتے اور فرماتے کہ میں تو صبح تک آپ کے ساتھ بیٹھ سکتا ہوں اور یہ اتنی سنجیدگی سے فرماتے کہ ہمیں اس میں کوئی شک نظر نہ آتا۔

ہمیں ربوہ میں اس وقت بھی حضور کے ساتھ ہونے کا شرف حاصل ہوتا جب آپ غیر احمدی پاکستانی دوستوں سے محو گفتگو ہوتے۔ ہمیں ان کی گفتگو کی سمجھ تو نہ آتی مگر جو واقعہ بعد میں ہوتا وہ بخوبی سمجھ جاتے۔ ہم نے دیکھا کہ کس طرح لوگ بپھرے ہوئے تھے اور پھر کس طرح حضور ان کے دلوں کو اپنے لئے جیت لیتے۔ بہت سے لوگوں کے چہروں کے تاثرات مثبت رنگ میں بدلتے دیکھ کر انسان سمجھ سکتا ہے کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے کیسی طاقت عطا فرمائی تھی اور آپ کے پاس کیسی کیسی دلیلیں تھیں جس سے آپ لوگوں کے دلوں میں اترتے چلے جاتے ہیں۔

بلا استثناء ہم ہر سال جب ربوہ جاتے تھے تو بلند حوصلہ گفتگو اور لمبی ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ اسی دوران میں نے محسوس کیا کہ حضور مجھ سے پہلے سے بڑھ کر توقعات رکھتے ہیں اور میں نے محسوس کیا کہ آپ نے مجھ سے پہلے سے زیادہ کام لینا شروع کر دیا اور مجھے زیادہ ذمہ داریاں سونپنا شروع کیں اور اسی طرح آپ جرمنی کے معاملات میں بھی بہت زیادہ گفتگو فرمایا کرتے۔ مجھے یاد ہے کہ 1982ء میں حضور نے مجھے ایک جرسی تحفۃً عنایت کی تھی جسے انہوں نے خود بھی پہنا ہوا تھا۔ اس چھوٹے بازوؤں والی کوٹی پر گراف کی طرز کا نمونہ بنا ہوا تھا۔ میں نے اسے ایک لمبا عرصہ تک استعمال کیا پھر کسی وجہ سے جل گئی۔ میں نے اسے ہمیشہ خاص موقعوں کے لئے مخصوص کیا ہوا تھا۔ تب 1984ء میں بالکل غیر متوقع طور پر مجھے اچانک یہ پیغام ملا کہ حضور نے خاکسار کو امیر جماعت جرمنی مقرر کیا ہے۔

وہ لمحات اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ میں اس وقت Langen جرمنی میں رہائش پذیر تھا جب مجھے اس تقرری کا پیغام آیا۔ میں دیوار کے ساتھ پشت لگا کے کھڑا تھا اور یہ سنتے ہی میں سرکتے سرکتے زمین پر بیٹھ گیا اور پھر آہستہ آہستہ مجھے اس ذمہ داری کا احساس ہونے لگا جسے مجھے آنے والے دنوں میں اٹھانا تھا۔ مگر ایک بات جس کا ذکر کرنا میں یہاں ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ حضور پُرنور نے مجھے اس وقت کے لئے پہلے سے تیار کر رکھا تھا۔ ہر سال جب بھی میں ربوہ آتا حضور اہم کاموں میں ہمیشہ مجھے شامل فرمایا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تدفین کا واقعہ یاد ہے۔ جب ہمیں اس افسوسناک واقعہ کا علم ہوا تو ہم بیت نور فرینکفرٹ میں اکٹھے ہوگئے۔ اس وقت میں نے فوراً پاکستان جانے کا فیصلہ کیا۔ میں پہلی پرواز سے ہی پاکستان آگیا اور تقریباً دوپہر کے وقت ربوہ پہنچا۔ مجھے اس کمرے میں کھڑا ہونے کی اجازت تھی جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا جسد خاکی رکھا گیا تھا۔ ایک گھنٹہ کے قریب میں وہاں کھڑا رہا تاکہ میں وہاں کھڑا ہوکر خود بھی درود شریف پڑھتا رہوں اور ساتھ ساتھ وہاں پر موجود احباب جماعت کو بھی بار بار درود شریف پڑھنے کی تلقین کرتا رہوں تا وہ محبت کے جذبات سے مغلوب نہ ہو جائیں۔ پھر میں اس کمرے سے باہر نکل آیا کیونکہ وہاں سخت گرمی تھی۔ نماز ظہر کے بعد میں نے کچھ دیر آرام کیا کیونکہ میرا جسم تھک کر چور ہو چکا تھا۔ آخر مجھے خبر ملی کہ حضرت مرزا طاہر احمد کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے منصب پر سرفراز فرمایا ہے۔ پھر ہم قصر خلافت پہنچے وہاں حضور باہر تشریف لائے کیونکہ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا جسد خاکی ان کی آخری ایام گاہ کی طرف لے جایا جانا تھا۔ خدام نے سارا انتظام کیا ہوا تھا اور چونکہ میرا تعارف سب کو تھا اس لئے مجھے بھی اس خاص ڈیوٹی میں شامل کرلیا گیا۔ دو لمبے لمبے بانسوں کی مدد سے، ایک دائیں اور ایک بائیں طرف، ایک طرح سے ایک حفاظتی دائرہ کے اندر ہم تابوت کو اٹھا کر چل رہے تھے۔ قبرستان پہنچ کر ہم نے تابوت کو نیچے رکھ دیا اور غم و پرسوزی کی حالت میں مجھے تابوت کو قبر میں رکھنے کی توفیق ملی۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے چند نام پکارے جنہوں نے پھر بیلچے کی مدد سے باری باری قبر میں مٹی ڈالنا شروع کی۔ مجھے بھی حضور نے قطعہ خاص میں آنے اور قبر میں بیلچے کی مدد سے مٹی ڈالنے کی اجازت دی۔ یہ وہ وقت تھا جب میرا تعلق حضور سے اور پختہ ہو گیا۔ حضور نے میری آئندہ ڈالی جانے والی ذمہ داریوں کے حوالہ سے اور وابستہ ہونے والی توقعات کے حوالہ سے ایک مخصوص رنگ میں تربیت کرنا شروع کردی۔

خلیفہ رابع کی پہلی مرتبہ جرمنی تشریف آوری

جب حضور منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلی دفعہ جرمنی تشریف لائے تو یہ ہمارے لئے ایک ایسی صورتحال تھی کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم آج اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔ ہماری جماعت تعداد کے لحاظ سے نسبتاً چھوٹی تھی اور ذرائع بھی محدود تھے۔ اس وقت احباب جماعت میں سے شاید ہی کوئی ایسا شخص ہوگا جو کوئی ہنر سیکھ کر کام کررہا ہو۔ مگر کافی تعداد ربوہ سے آئے ہوئے ایسے منظّم خدام کی تھی جنہوں نے نظام جماعت کی بنیادوں کو جرمنی میں مضبوط کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ یہ لوگ مختلف صنعتوں میں کام کرتے تھے کچھ اخباریں بیچتے اور کچھ پھول۔ مکانات بھی سب کو میسر نہیں تھے۔ بہت کم لوگ اپنے اہل وعیال کے ساتھ جرمنی میں مقیم تھے۔ اسی اثناء میں جب حضور جرمنی تشریف لائے تو یہ سب سنبھالنا ہمارے لئے جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ مثلاً ہمیں یہ دیکھنا تھا کہ حضور کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرنے کے لئے کس طرح کسی موزوں گاڑی کا انتخاب کیا جائے۔ اکثر ہم نے Hamburg کا سفر بھی کیا اور شروع میں تو جلسہ سالانہ بھی وہیں منعقد ہوتا تھا۔ ہمیں بہت سارے کام بغیر تیاری کے بھی کرنے پڑ جایا کرتے تھے۔

1988ء میں جب ہم نے ناصر باغ کے نام پر جگہ خریدی تو عین اسی وقت Nunspeet ہالینڈ میں بھی ایک ایسی ہی جگہ خریدی گئی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضور نے اس چھپی ہوئی حکمت کو

بخوبی سمجھا اور دونوں امراء ملک کے درمیان ایک مقابلہ کی فضا قائم کردی۔ حضور پہلے پہل تو مجھے اور امیر صاحب ہالینڈ کو اور بعد میں اکثر مجھے اور اس وقت کے امیر صاحب انگلینڈ کو اکٹھا سب کے سامنے پیش کرتے ہوئے فرماتے کہ یہ ہیں میرے ایک دوسرے کے مدمقابل امراء جو اس تعمیری دوڑ میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حضور نے مزید فرمایا: ریس میں دو گھوڑے اور ہم نے یہ چیلنج ہمیشہ جوش وخروش سے قبول کیا اور تمام عوامل کو بروئے کار لاتے ہوئے تعمیری و ترقیاتی منصوبوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی اور یہ سب ایک نہایت ہی دوستانہ اور روحانی ماحول میں۔ ہماری دوڑ بیعتوں اور تحریکات میں ایک دوسرے سے بڑھنے میں ہوتی تھی۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے حضور جب جرمنی تشریف لائے اور ناصر باغ پہنچے اس وقت وہاں صرف ایک پرانا سا گھر تھا جس کا چھوٹا سا صحن اور ایک فلیٹ تھا جسے ہم نے کسی حد تک حضور کے ٹھہرنے کے لئے تیار کیا تھا۔ جب ہم مکان کے سامنے برآمدے میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضور نے امیر صاحب ہالینڈ کو متعارف کرواتے ہوئے مجھے فرمایا: وہ اب فاتح ہیں۔ دراصل Nunspeet نسبتاً بہت اچھی حالت میں تھا۔ پہلے یہ بوڑھوں کے لئے ایک دارالامان تھا جس میں پہلے سے ہی معیاری کمرے بنے ہوئے تھے۔ ہمارے پاس ایک پہلے سے بنی ہوئی لکڑی کی جھونپڑی کے سوا کچھ نہ تھا جسے ہم نے کسی حد تک تیار کیا تھا۔ اس طرح حضور نے شروع سے ہی مجھے میری منزل کو بہت اونچا کرکے دکھایا۔ یہ سن کر ایک دفعہ تو دل بہت گھٹا لیکن یہ بھی حضور کا ایک خاص انداز تھا کہ آپ نے کبھی بھی کسی کی حوصلہ شکنی نہ کی۔ بلکہ ہمیں اس بات کی ترغیب ضرور ہوئی کہ ہم تھوڑی سی محنت کرکے حضور کی محبت کو پاسکتے ہیں اور مجھے یہ بھی بخوبی علم ہے کہ پھر ہم نے بھرپور کوشش سے اور دن رات محنت کرکے ناصر باغ کو واقعتاً ایک خوبصورت اور قابل استعمال جگہ بنا دیا اور حضور نے پھر کبھی میرے سامنے اس بات کو نہیں دہرایا کہ امیر صاحب ہالینڈ ''فاتح'' ہیں۔ یہ بات صرف ایک دفعہ ہوئی اور وہی ہمارے لئے کافی تھی۔

اس کے علاوہ ہمیں اور بہت سارے اہم تاریخی مواقع دیکھنے کو ملے۔ مثلاً جب حضور نے مباہلہ کا چیلنج دیا اسی طرح Friday the 10th کی پیشگوئی اور دیوار برلن کا ٹوٹنا وغیرہ۔ اسی دوران حضور بھی جرمنی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک بڑا ہی جذباتی سا ماحول بن گیا تھا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ بغیر کسی ویزے کے سب لوگ ایک طرف سے دوسری طرف آجا رہے تھے۔ لیکن دوسرے ہی دن بارڈر پھر بند کر دیا گیا تب لوگوں کے ذہن میں یہ بات آئی کہ انہوں نے یہ کیا کیا ہے پھر اعلیٰ سطح کے مذاکرات شروع ہوئے۔ آپ بعد ازاں سپین بھی گئے جہاں آپ نے 700 سال کے بعد بننے والی پہلی بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔

حضور کی جرمنی میں پہلی آمد کے وقت احباب جماعت کی حالت

اس وقت جماعت جرمنی ابھی اس قدر منظّم نہیں تھی جتنی کہ آج ہے۔ مجھے یاد ہے جب میں نے یہاں آکر ایک تین کمرے کے مکان کو رہنے کے لحاظ سے استوار کیا تو اس وقت کے امام صاحب میرے گھر پر تشریف لائے اور مجھے کہا کہ یہ رہنے کے لحاظ سے پہلا موزوں مکان ہے جو میں نے کسی احمدی کے پاس دیکھا ہے۔ اس وقت ایسے بھی لوگ تھے جو اپنے ایک کمرے کے گھروں میں مالٹوں کی ٹوکری کو میز کے طور پر اور اخباروں کو میز پوش کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ جو پیسہ بھی لوگوں نے کمایا وہ پاکستان بھیج دیا اور چندہ ادا کردیا۔ اکثر لوگ اکیلے ہی تھے۔ بیوی بچے ابھی پاکستان میں ہی تھے یوں کہیں کہ لوگوں نے یہاں ایک مہمان کی سی زندگی بسر کی۔ مجھے یہ دیکھ کر کافی تعجب ہوا۔

حضور کے ساتھ سفر

حضور نے مجھے اکثر ہم سفر ہونے کا شرف بخشا۔ ان دنوں جب ہم نے ناصر باغ کی تعمیر شروع کی اور بھی کافی جگہیں جماعت نے خریدی تھیں مثلاً کولون کی جماعت کا سنٹر۔ ہمیں اس وقت فرنیچر وغیرہ خریدنے کا کوئی تجربہ نہیں تھا اور کوئی ایسا آدمی بھی نہیں تھا جس نے اپنی اس طرح کی کوئی چیز خریدی ہو اور جو اس وقت خرید وفروخت کے کاغذات کا کام کرسکتا ہو۔ یہ جوئے شیر لانے کے مترادف تھا اور میں ایسا شخص نہیں تھا جسے ان معاملات میں کافی آگاہی ہو۔ درحقیقت ہمارا طالب علمی کا زمانہ ابھی شروع ہوا تھا لیکن حضور ہمارے ساتھ شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک بغیر کوئی تھکان ظاہر کئے سفر کرتے رہے۔ ہم تقریباً ہر پٹرول پمپ پر جہاں ہم رکے، نماز کے وقت نمازیں ادا کیں۔ یہ حضور کا مخصوص انداز تھا آپ سفر میں جائے نماز ہمیشہ ساتھ رکھتے اور جب نماز کے لئے کسی پٹرول پمپ پر ٹھہرتے تو نماز سے پہلے نداء ہوتی۔ مجھے ایسی بہت سی جگہوں کا علم ہے جہاں ہم نے حضور کی اقتدا میں نماز ادا کی ہوئی ہے۔ ہم نے ہر دفعہ دل ہی دل میں کہا کہ یہ جگہ اب تاریخ ساز حیثیت کی حامل ہو جائے گی کیونکہ حضور نے یہاں نماز پڑھی ہے۔ میرے لئے یہ بات ہمیشہ حیران کن رہی کہ کس طرح دوران سفر حضور بیگم صاحبہ کے ساتھ مختلف دکانوں میں بھی جاتے رہے۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ ہمیشہ دوران سفر گھر کے لئے کچھ نہ کچھ خریداری ضرور کرتے۔ حضور ہمیشہ وہ خریدتے جو اس علاقے کی مخصوص چیز ہوتی۔ اگر بیگم صاحبہ شریک سفر ہوتیں تو خریداری کے لئے اکٹھے جاتے۔ یہ دیکھ کر مجھے بہت ہی اچھا لگتا۔ میں غیر شادی شدہ تھا جب میں نے اس سادگی کا مشاہدہ کیا۔ حضور نے ہمیشہ بیگم صاحبہ کو ایسی تفریحات میں ساتھ رکھا۔ بیشک ہم قافلہ کی صورت میں ہوتے تھے اور باڈی گارڈز بھی حضور کے اردگرد رہتے تھے مگر اس بات نے آپ کو کبھی پریشان نہیں کیا۔ کبھی کبھار تو حضور باڈی گارڈز سے خود بات چیت شروع کر دیتے اور اکثر ان سے خریداری کے بارے میں مشورہ بھی لے لیتے۔ آپ نے اپنے باڈی گارڈز کو کبھی بھی محض ایک محافظ کے طور پر نہیں لیا بلکہ وہ آپ کے بہترین دوست تھے۔ آپ نے قافلہ والوں کا ہر لحاظ سے خیال رکھا اور ہر موقع پر ان لوگوں کو مختلف مفید نکات بتائے۔ ان دنوں انگلینڈ میں جائیداد خریدنے کے مختلف سسٹم رائج تھے۔ وہاں بھی حضور نے ان کو اس حوالے سے مفید نکات بتائے کہ کس طرح وہاں جگہ یا مکان خریدا جاسکتا ہے۔ حضور ان کا ہر طرح سے خیال رکھا کرتے تھے۔ آپ نے کبھی بھی کسی خادم کو نوکر نہیں سمجھا بلکہ ہر وہ شخص جو آپ کی خدمت میں رہا اسے آپ نے ہمیشہ اپنا فیملی ممبر سمجھا۔ اس چیز کو ہم نے حضور کے ساتھ سفروں میں خاص طور پر محسوس کیا۔ اسی طرح سے آپ کی عادت تھی کہ جس علاقے سے آپ کا گزر ہوتا اس کے متعلق ضرور معلومات لیا کرتے تھے۔

حضور کی عادت تھی کہ نماز پڑھانے کے بعد اکثر ہماری طرف منہ کرکے بیٹھ جایا کرتے تھے اور پھر ہم سے باتیں کرتے اور لطیفے بھی سناتے تھے۔ آپ ان لوگوں کی زندگی کے واقعات اور کہانیاں سناتے جن سے آپ پاکستان میں ملے تھے۔ نماز کے بعد مڑ کر بیٹھ جانا اور کچھ دیر کے بعد محظوظ ہونے والی گفتگو کا سلسلہ شروع ہو جانا حضور کا خاصہ تھا اور اسی طرح یہ عادت آپ کے اور ہمارے درمیان کمیونیکیشن کا بھی اہم ذریعہ تھا۔ میرے لئے یہ بات ہمیشہ حیرت کا باعث بنی رہی کہ کس طرح آپ دوران گفتگو ساری جماعت کو ساتھ شامل کر لیا کرتے تھے۔ کچھ لوگوں کو تو یقین تھا کہ حضور ان پر انہی کے لطیفے سناتے ہیں اور یہ ان لوگوں کو پسند تھا اسی وجہ سے یہ ہمیشہ حضور کے مشکور رہتے تھے کہ آپ نے انہیں ابھی تک یاد رکھا ہے۔ بالکل اسی طرح کا معاملہ کسی دوسری جگہ ایک سرائے میں بھی ہوتا جب ہم کسی جگہ بیٹھتے تو حضور بعد از نماز مڑ کر بیٹھتے اور پھر ہم سے باتیں کرتے۔

1997ء میں ایک دفعہ مشرقی جرمنی کے دورے کے دوران ہم چیک ریپبلک میں Karlsbad گئے۔ یہ نہایت ہی دلچسپ سیر تھی۔ چیک ریپبلک میں یہ ایک بہت ہی پیاری جگہ تھی۔ حضور ہمیشہ ہی جدت پسند تھے سب سے بڑھ کر یہ کہ نئے ممالک اور نئی جگہوں کو دیکھنے اور جاننے کا بے حد شوق تھا۔ Karlsbad کے سفر میں ہمیں پھر کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مثلاً ہماری گاڑیوں کی تلاشی لی گئی اور آخر جب ہم چیک ریپبلک پہنچے۔ وہاں اس وقت ہماری جماعت بھی نہیں تھی۔ وہاں ہمیں ایک ہوٹل میں کھانا کھانا پڑا۔ اس دن ہم نے ٹراؤٹ مچھلی کھائی۔ ہم نے پچیس آدمیوں کے لئے مچھلی کا آرڈر کیا۔ حضور کھانے سے اس قدر لطف اندوز ہوئے کہ آپ نے خود کچن میں جاکر کھانے کے بارے میں ساری معلومات لیں۔ جونہی سفر آگے جاری ہوا ہم ایک پل کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ ہمیں دیکھنا چاہئے۔ میں نے خیال کیا کہ شاید ہم سب ساتھ چلیں گے لیکن آپ نے فرمایا کہ میجر صاحب اپنے تمام احباب کے ہمراہ یہیں ٹھہریں اور حضور اکیلے ہی آگے جانا چاہتے ہیں۔ تب میں نے میجر صاحب کو ایک طرف لے جاکر ساری بات بتائی۔ پھر ہم پیدل پل کی دوسری جانب گئے۔ دوسری طرف ندی کے ساتھ ایک چینی کے برتنوں کی دکان تھی۔ یہ دوپہر کا وقت تھا حضور جلدی دکان کے اندر گئے اور ایک نوجوان دکاندار سے چیزوں کے بارے میں دریافت کرنے لگے۔ وہاں چینی کی بہت چھوٹی چھوٹی چیزیں تھیں مثلاً ایک گڑیا جو سجانے کے لئے ڈرائنگ روم کی الماری میں رکھی جاتی ہے۔ پھر آپ نے چیزوں کی قیمتیں دیکھنے کے بعد کچھ خریدا اور پیک کروالیا۔ حضور ہمیشہ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور اپنی بیٹیوں کو یاد رکھتے تھے جنہیں وہ اس طرح کے تحائف دیتے۔ یہ بھی میں نے حضور سے سیکھا کہ جب آدمی اپنے دوستوں، رشتہ داروں اور عزیزوں سے محبت رکھے تو کن باتوں کی طرف خصوصی دھیان رہنا چاہئے۔ آپ تحائف خریدنا بے حد ضروری سمجھتے تھے۔ آخر کار ہم نے خاص قسم کے مگ خریدے تاکہ ہم بھی وہاں چشموں کا پانی پی سکیں اور پھر ہم آگے چل پڑے۔ ہم قدرے اونچے ٹیلوں اور پہاڑیوں کے درمیان وادی میں پہنچے۔ عین درمیان میں مختلف درجہ حرارت کے وہ سارے چشمے تھے۔ لوگ ان چشموں کا پانی پینے کے لئے وہاں جاتے تھے۔ یہ صحت کے لئے مفید سمجھا جاتا ہے۔ ہم نے پھر مختلف چشموں سے پانی بھر کر پینا شروع کیا۔ جب ایک چشمے سے دوسرے پر جاتے تو پہلے سے دوسرے کا پانی نسبتاً گرم ہوتا اور چوتھے چشمے کا پانی ساٹھ ڈگری درجہ حرارت کا تھا جو نہایت احتیاط سے ہی پیا جاسکتا تھا ہم تقریباً پینتالیس منٹ تک وہاں گھومتے رہے۔ حضور اپنی پگڑی، چھڑی اور ایک مگ کے ساتھ اور میرے ہاتھ میں تحائف تھے۔ لیکن کسی کے چہرے پر اک ذرہ بھر بھی ناشائستگی کے آثار نہیں تھے۔ بلکہ سب ہمیں دیکھ کے مسکراتے ہی تھے جیسے ایک بہت بڑی پگڑی والا انسان بھی باقیوں کی طرح اسی دنیا کا ایک حصہ ہو۔ حضور نے بہت زیادہ خوشی کا اظہار کیا۔ آپ اس سارے عمل سے بہت زیادہ لطف اندوز ہوئے۔ آپ ایک کے بعد دوسرے چشمے پر جاتے اور پانی پیتے۔ میری خوشی کی بھی انتہا نہ تھی اک جنون سا تھا اور میرے لئے یہ سب حیرت انگیز تھا۔ میں کچھ دیر کے لئے یہ بھی بھول گیا کہ حضور خلیفہ وقت ہیں۔

صرف یہ محسوس کیا کہ حضور کتنے خوش نظر آرہے ہیں۔ اس بات کا میرے دل پر گہرا اثر ہوا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد حضور نے پوچھا کہ اب کیا کرنا چاہئے اور یہ کہ دارالحکومت کہاں ہے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور اس کا نام پراگ Prag ہے اور یہ یہاں سے کافی دور ہے۔ حضور نے فرمایا تو پھر ہم وہاں کیوں نہ جائیں۔ ہم وہاں سے نکلے اور واپسی پر ہم نے ایک ٹیکسی ڈرائیور سے پوچھا۔ یہاں سے Prag کتنے فاصلے پر ہے؟ ٹیکسی ڈرائیور جو Prag جانے کے لئے تیار تھا، بولا کہ اتنا دور نہیں ہے اور تقریباً ایک دو گھنٹوں میں آپ وہاں پہنچ جائیں گے۔ اس وقت چیک ریپبلک میں 150 کلومیٹر مسافت تقریباً تین سے چار گھنٹے لیتی تھی۔ سڑکوں کی ناگفتہ بہ حالت کی وجہ سے ڈرائیونگ میں بہت مشکل ہوتی تھی۔ حضور کو وہاں جانے کا بھی بہت اشتیاق تھا اور مجھے آپ کی خدمت میں عرض کرنے میں یہ دقت ہو رہی تھی کہ ہمارے پلان کے مطابق اب Prag جانے کے لئے ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ میں نے ہمت کرکے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اس ٹور کے لئے وقت ہمیں اجازت نہیں دے رہا۔ اس طرح پھر ہماری واپسی ہوئی۔ ہم نے دوبارہ ایک جگہ رک کر جائے نماز بچھائے اور نماز ادا کی۔ Karlsbad میں ادا کی گئی اس نماز کی تصاویر اب بھی موجود ہیں۔ یہ انہی واقعات کا حصہ ہے جبکہ حضور نے پروگرام کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس طرح ترتیب دیا کہ دوسرے بھی اس میں احسن رنگ میں شامل ہوسکیں۔

ایک دفعہ میونخ کا پروگرام تھا۔ اس سفر میں مجھے یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ میں حضور کے ساتھ ان کی گاڑی میں سفر کرسکوں۔ گاڑی کے اندر ایک بہت ہی خاص قسم کا روح پرور ماحول تھا اس گاڑی میں بڑی مسحور کن خوشبو تھی۔ سیٹ کے درمیان حضور کے پاس ہمیشہ اپنا پکنک والا تھیلا ہوتا تھا اس میں سے آپ نے میرے لئے کافی بھی بنائی۔ اس دوران آپ نے جب بھی کوئی کام کرنا ہوتا یا میجر صاحب سے کوئی بات کرنا ہوتی تو پہلے مجھ سے ایک دوسری زبان (اردو) جس کی مجھے سمجھ نہ تھی میں بات کرنے کی اجازت لیتے۔ آپ ہر ایک کے لئے آسانی مہیا کرتے تھے۔ جب ہم فرینکفرٹ سے ناصر باغ آتے تھے تو حضور اکثر مجھے ساتھ بٹھا لیتے تھے۔ لیکن میں نے کبھی بھی اس کو اپنا حق نہیں سمجھا۔ ایک بار مجھے پیچھے سے ہارن کی آواز آئی اور حضور نے مجھے اپنے ساتھ بیٹھنے کے لئے کہا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ انہیں میری یہ عادت پسند ہے کہ میں نے کبھی اپنے عمل سے اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ میں حضور کے ساتھ بیٹھنا چاہتا ہوں۔ بعد میں میرے دل میں یہ احساس ضرور بیدار ہوگیا تھا کہ اب آہستہ آہستہ یہ سب ختم ہوجائے گا۔

ایک دفعہ ہم ہیلمٹ کوہل (Helmut Kohl) کے سیکرٹری سے ملنے Bonn گئے۔ اس سے پہلے ہم حضور کی ضیافت کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے میں آپ کو اپنے والدین کے گھر لے گیا۔ دوران سفر قافلہ رکا تو آپ نے پوچھا کہ کیا ہمارے پاس میری والدہ کے لئے پھول ہیں؟ حضور چاہتے تھے کہ ہم ان کے لئے پھولوں کا تحفہ لئے بغیر نہ جائیں۔ پھر ہم نے پھول خریدے۔ والدہ کے ہاں کھانا کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد ہم سیکرٹری سے ملنے چلے گئے۔ وہاں ہم اس سیکرٹری سے ملے جو کہ پھر بعد میں ہیلمٹ کوہل Helmut Kohl کا کلچرل منسٹر بنا۔ یہ کافی اچھی ملاقات تھی اس میں دوسرے موضوعات کے علاوہ اسائلم Asylum پر بھی کافی اچھی گفتگو ہوئی۔ حضور نے ان لوگوں سے بڑی ڈپلومیٹنگ اور ناپ تول کر گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ہم کون ہیں۔ اس ملاقات کا بہت مثبت اثر ہوا۔ جس کے نتیجہ میں ہمارے لوگوں کو جرمنی میں اچھی سہولتیں میسر آنے لگیں اور یکسر فضا سازگار ہوگئی۔ اس کے بعد کچھ دن کے لئے ہم سیر پر گئے۔ راستے میں ایک احمدی بھائی نے حضور کو اپنے گھر دعوت دی ہوئی تھی۔ یہ ایک مخصوص جرمن دوپہر تھی۔ جس میں کہ جرمن اپنے گھروں کے ٹیرس پر بیٹھ کر کیک کھاتے ہیں۔ آپ کو ایسی صورتحال کو اچھے طریقے سے منانے کا بڑا فن آتا تھا۔ ہمارے سامنے مختلف قسم کے پندرہ کیک پیش کئے گئے اور ہر ایک اس انتظار میں تھا کہ اب دیکھیں کہ حضور کون سا کیک پسند فرمائیں گے۔ لیکن آپ نے ہر ایک میں سے تھوڑا تھوڑا لے کر کھایا۔ بہت ہی پیاری شخصیت تھی حضور کی۔ آپ کو کسی چیز کا پابند نہیں کیا جاسکتا تھا کچھ پتہ نہیں ہوتا تھا کہ اب حضور کیا کریں گے۔ آپ ہر صورتحال سے اچھے طریقے سے نکلنے کا فن جانتے تھے۔

جب پکنک ہوتی تو سب سے پہلے یہ دیکھتے کہ کون کون شامل ہے اور پھر کام تقسیم کرتے کہ مثلاً کون کھانا پکائے گا وغیرہ۔ آپ ہمیشہ کسی نئے کھیل یا شغل کی انتظار میں ہوتے کہ اب کچھ ہونا چاہئے۔ اس طرح پھر لوگ کبڈی، فٹ بال، بازو لگانا یا اسی قسم کی دوسری گیم کا انتظام کر لیتے تھے۔ وہ ہمیشہ لوگوں کو کچھ کرنے کے لئے جوش دلاتے رہتے۔ اس طرح پھر کوئی نظم پڑھ دیتا۔ آپ لوگوں سے باتیں کرتے اور پکنک میں جان ڈال دیتے۔ شروع شروع میں تو آپ ایسے کاموں کے لئے کافی وقت نکالتے تھے مگر بعد میں خاموشی سے کچھ دیر کے لئے آتے اور چلے جاتے۔ پھر حضور کے پاس ایسے فارغ اوقات بھی بہت کم ہوتے تھے اور ساتھ میں یہ بھی ہوا کہ ایسی پکنکوں میں حصہ لینے والوں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ ہماری ناصر باغ کی بڑی پکنک میں تقریباً 500 افراد شامل ہوئے تھے۔ ایک دفعہ ہمیں حضور کے ساتھ Rudesheim کے ایک سوئمنگ پول میں پکنک کرنے کا موقع ملا۔ ہم وہاں گئے اور Grill بھی کی۔ آپ کی خدمت میں مچھلی پیش کی گئی۔ آپ کی اجازت سے ہم تیراکی کرنے بھی گئے۔ حضور اکثر ایسے پروگراموں میں ہمارے ساتھ رہے۔ آپ نے لوگوں کو ایسے موقعوں پر کبھی شوروغوغا کرنے سے منع نہیں کیا۔ ہم سب نے بہت لطف اٹھایا اور حضور ہلکے پھلکے مزاح کے رنگ بکھیرتے رہے۔ پکنک میں ہم نے والی بال بھی کھیلا۔ پھر ہم نے نماز پڑھی اور دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ تو یہ ایک ہر لحاظ سے مکمل پروگرام تھا جو حضور نے تشکیل دیا تھا۔۔

کبھی کبھار آپ سختی بھی کرتے تھے۔ ہمارے 1997ء کے سابقہ DDR کے پروگرام میں حضور کو انتظامی کمزوریاں نظر آئیں تو وہاں آپ نے سخت خفگی کا اظہار بھی کیا۔ آپ نے آئندہ کے لئے پھر یہ لائحہ عمل بھی جاری کیا کہ جہاں بھی ہم جائیں سارا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہونا چاہئے نہ کہ مرکز کے ذمہ۔ مثلاً جب ہم Osnabruck میں میٹنگ کریں تو وہاں کے صدر صاحب کو اس میں شامل کریں اور سارے امور ان کی زیرنگرانی انجام پانے چاہئیں۔ اس لئے حضور نے اس ٹور سے آدھے افراد کو واپس بھجوا دیا۔ حضور نے ہمیشہ ہی فیصلے بلا تاخیر کئے۔ خلفاء کے دوروں کے بنیادی اصول حضور نے اس وقت ہمیں بتائے۔ ایسے پروگراموں کو تشکیل دینا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ ہماری یہی کوشش ہوتی ہے کہ خلیفہ وقت کے ہر سفر کو آرام دہ بنایا جائے۔ وہ ہر جگہ موجود بھی ہوں اور ہم ان کی صلاحیتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ بھی اٹھا سکیں۔ ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم ان کے لئے بہترین حالات پیدا کریں۔ خلیفہ وقت سے محبت ہم سے اس فرض کو احسن رنگ میں پورا کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔

حضور کو نئے مشاہدات کرنے کا بہت شوق ہوتا تھا۔ ہم نے حضور کو یورپ کیا دکھانا تھا آپ تو یورپ کا چپہ چپہ جانتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ بڑا عجب معلوم ہوتا ہے جب کبھی لوگ مجھے کسی سائٹ پر لے جا کر اس کے بارہ میں چند باتیں بتاتے ہیں اور پھر مجھ سے داد حاصل ہونے کی توقع رکھتے ہیں۔ وہ مناظر بھی اکثر ایسے ہوتے تھے جو آپ نے پہلے بھی کئی دفعہ دیکھے ہوتے یا کتب سے ان کی کافی معلومات لی ہوتی تھیں۔ حضور تو ایسی شخصیت تھے کہ آپ خود نکل کھڑے ہوتے اور ایسے سیروسیاحت کے پروگرام بہترین طور پر تشکیل دے سکتے تھے اکیلے کہیں جاسکتے تھے۔ مگر ایک خلیفہ وقت کے لئے اس طرح ممکن نہیں۔ حضور نے بتایا کہ ایک دفعہ منصب خلافت پر سرفراز ہونے سے پہلے میں نے ایک وین کرائے پر حاصل کی تاکہ مع فیملی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ سیر پر جاسکوں۔ مگر آپ کی وفات ہو جانے کی وجہ سے مجھے یہ پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔ آپ جب منصب خلافت پر سرفراز ہوئے تو حالات یکسر بدل گئے۔ آپ کی خلوت نشینی ختم ہوگئی اور آپ دن رات جماعت کی خدمت میں محو ہو گئے۔ جماعت کو بھی دھیان رکھنا چاہئے کہ وہ خلیفہ وقت کے پروگراموں کو احسن رنگ میں ترتیب دے۔

حضور کی برلن جانے کی خواہش

حضور دیوار برلن ٹوٹنے سے قبل بھی سابقہ DDR گئے۔ خاکسار بھی ساتھ تھا۔ ان دنوں Reinickendorf (Berlin) میں بیت المالک Bait-ul-Malik ہمارے پاس موجود تھا۔ پھر ہم دیوار برلن دیکھنے گئے۔ وہاں ہم نے دیوار کا وہ حصہ بھی دیکھا جس میں لوگوں نے کچھ راستے بنا لئے تھے۔ وہاں پولیس والے کھڑے تھے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ یہاں سے گزرنا بند ہے اور مشرقی برلن میں جانے کے لئے ویزے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مجبوری کے باوجود حضور کی دیوار کے دوسری جانب جانے کی شدید خواہش تھی۔ اچانک کسی نے کہا کہ دوسری طرف جانے کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ (U-Bahn) ٹرین ہے وہاں مشرقی جرمنی جانے اور آنے کے لئے کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ کہ وہاں ایسی صورتحال نہیں ہوگی جیسی اس جگہ ہے۔ حضور تو جانے کے لئے پہلے ہی تیار تھے۔ جب ہم نے دوسری جانب دیکھا اس نے ہمیں چونکا دیا۔ ہم گاڑیوں سے سفر کر رہے تھے۔ ہم گاڑیاں کھڑی کرکے (U-Bahn) ٹرین میں بیٹھ گئے۔ ہم تقریباً 10 سے 12 افراد ٹرین میں سوار تھے ایک نہایت ہی حیرت انگیز سماں تھا۔ حضور ٹرین میں اپنی پگڑی اور چھڑی کے ساتھ جو وہ اکثر اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے سفر کر رہے تھے۔ میں نے بہرحال یہ نوٹ کیا کہ لوگوں نے حضور کے مخصوص طرز لباس کو دیکھ کر بالکل بھی حیرت کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ حضور کا رویہ اتنا سادہ اور قدرتی تھا کہ جیسے آپ میں کوئی ایسی خاص بات نہ ہو۔ آپ کی شخصیت سے وقار اور عظمت جھلکتے تھے۔ ہم رونما ہونے والے حالات پر باتیں کر رہے تھے لیکن لوگوں نے ایک ذرہ بھر بھی اس طرف توجہ نہیں کی۔ ہم اس مشہور گزرگاہ پر پہنچ کر ٹرین سے اتر گئے۔ وہاں ہمیں کچھ دیر کے لئے DDR جانے کی اجازت مل گئی اور ہم لوگوں کی ایک قطار میں چلتے چلتے ایک (Rolltreppe) بجلی سے چلنے والی لمبی سیڑھی کے پاس آنکلے۔ اس سڑک کا نام Friedrichstrabe فریدرش شٹراسے تھا۔ جس پر آنے کا مطلب تھا کہ ہم DDR پہنچ گئے ہیں۔ اب یہ دوسری طرف تھی ہم ادھر ادھر گھومتے رہے۔ وہاں ہم ایک دکان کے پاس سے گزرے جس کی ڈیکوریشن والی الماری میں پرفیوم صابن اور دوسری اشیاء سجائی گئی تھیں۔ حضور نے مجھے ارشاد فرمایا کہ مجھے اندر جا کر کچھ خریدنا چاہئے۔ آپ کے اس ارشاد پر دکان کے اندر گیا۔ ان دنوں DDR کی ایسی حالت ہوتی تھی کہ شوکیس کافی چیزوں سے سجا ہوتا لیکن خریدنے کو اصل میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ مجھے بھی یہی جواب ملا کہ بیچنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ جب میں نے باہر آکر حضور کو یہ بتایا

باقی صفحہ 6 پر

ہر طرف پھیلی ہے خوشبو احمدی گلزار کی

کچھ مجھے تدبیر بتلا دو وصال یار کی
ورنہ بچنے کی نہیں اُمید اس بیمار کی
مجھ کو حاصل ہو اسی میں دولتِ ہر دو جہاں
گر میسر ہو گدائی کوچۂ دلدار کی
میں نہ دشمن کا کروں شکوہ نہ قسمت کا گلا
ہاں اسی پہ خوش ہوں جو مرضی مری سرکار کی
جنت و دوزخ کی مولا کچھ نہیں پروا مجھے
ہوں جہاں ہوتی رہے مجھ کو زیارت یار کی
دوستوں سے ہم نے جو صدمے اٹھائے کیا کہیں
دل سے اب ساری شکایت اُٹھ گئی اغیار کی
لے گیا بازی تو دنیا سے وہ سلطان القلم
کیا حقیقت ہے مخالف آہنی تلوار کی
دیکھ کر دنیا نشانوں پر نشاں بے خوف ہے
آجکل دیکھو ہوئی کیا زار حالت زار کی
زار والی پیشگوئی آ کے جب پوری ہوئی
کھل گئی ساری حقیقت دیکھ لو اس وار کی
گالیوں پر اب اُتر آئے ہیں دشمن حیف ہے
جب کوئی صورت نظر آئی نہیں انکار کی
کابل و کشمیر و لندن چین و استنبول میں
ہر طرف پھیلی ہے خوشبو احمدی گلزار کی
اپنے قدموں میں مرے آقا بلا لیجو مجھے
دیکھتا ہر دم رہوں رونق ترے دربار کی
اس تپِ فرقت نے دُبلا کر دیا منظورؔ کو
ہو گئی حالت بہت نازک ترے بیمار کی

منظور احمد منظور بھیروی

(الفضل 12 نومبر 1917ء)

مکرم محمد سلیم ناصر صاحب فرینکفرٹ

میری اہلیہ محترمہ وسیم اختر صاحبہ کا ذکر خیر

میری اہلیہ کا نام وسیم اختر تھا۔ مگر ہمارے خاندان میں آپا اختر کے نام سے مشہور تھیں۔ ہم سات بھائیوں میں سے میں سب سے بڑا ہوں۔ بڑی بھابی ہونے کی وجہ سے ہر کوئی آپا کے نام سے پکارتا۔ تمام عمر بہت فعال گزاری۔ میری پیاری رفیق حیات 65 سال کی عمر میں جرمنی کے ہسپتال میں چند روز علالت کے بعد مورخہ یکم اگست 2012ء کو اس دنیا فانی سے کوچ کر گئیں۔

آپ بڑی سلیقہ مند اور غریب پرور اور کھلے ہاتھ والی خاتون تھیں۔ عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے ہر ممکن مدد کے لئے تیار رہتیں۔ خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جب کسی کو ضرورت پڑی ہر قسم کی مدد کی۔ ہمسایوں کا خیال اور خبر گیری اپنا فرض سمجھتیں۔ تحمل سے بات سنتیں اور اچھے مشورے سے نوازتیں۔ آپ بہت مضبوط قوت ارادی کی مالک تھیں۔

آپ خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ پاکستان میں ہر سال سالانہ جلسے پر ربوہ شامل ہوتی تھیں۔ 1999ء سے باقاعدہ جلسہ سالانہ لندن اور جرمنی میں شمولیت کرتی تھیں اور حضور انور سے ملاقات بھی کرتی تھیں۔ آپ ہمیشہ حضور کا خطبہ براہ راست سنتی تھیں۔

ہمارا گھر جماعتی عہدہ داروں کا تھا۔ آپ لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ مقامی اور صدر لجنہ اماء اللہ ضلع سانگھڑ رہی ہیں۔ ان ذمہ داریوں کو آپ نے بہت عمدگی سے سنبھالا۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 28 سال تک صدر جماعت سانگھڑ سندھ رہنے کی توفیق ملی۔ اس عرصے میں آپ کا خاص تعاون حاصل رہا۔ مرکز اور جماعتوں سے حضرت مسیح موعود کے مہمان تشریف لاتے رہتے کوئی ہفتہ بھی ایسا نہ ہوتا کہ کوئی مہمان دوست تشریف نہ لاتے ہوں۔ آپ موقع اور موسم کی مناسبت سے مہمان داری کے سارے لوازمات مکمل تیار کرواتیں۔ مہمانوں کے علاوہ اجلاسات، میٹنگز اور کورسز کے لئے اجتماعی پروگرام بھی ہوتے رہتے تھے۔ مہمانوں کے قیام و طعام بھی حاضر باشی اور سلیقہ شعاری سے کروا دیتیں۔

آپ بہت صابر و شاکر نیک خاتون تھیں۔ ہمارا چھوٹا بیٹا بعمر 5 سال فوت ہو گیا تھا۔ تو آپ نے بہت صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا ہماری چھوٹی بیٹی عالیہ ناصر 24 سال کی عمر میں خدا کے حضور حاضر ہو گئی۔ یہ غم ہم سب کے لئے اچانک اور ایک خوفناک خواب تھا۔ ماں باپ کی لاڈلی سب سے چھوٹی محبت کرنے والی بیٹی جو بیٹی کے روپ میں ایک ہمدرد وجود تھی۔ بیٹی کی وفات پر صبر کیا اور آپ کی زبان سے ایک بھی بے صبری کا لفظ نہیں نکلا۔

2005ء سے سانگھڑ کے حالات انتہائی کٹھن، مصائب، مشکلات اور پریشانیوں کے ہیں۔ مگر صبر و شکر، سمجھداری اور دعاؤں سے یہ اندوہناک وقت گزارا۔ ہمارے خاندان کی دو شہادتوں کے بعد مجبوراً سانگھڑ چھوڑنا پڑا۔ مگر آپ جرمنی آ کر خوش نہیں تھی۔ جرمنی میں آپ کی نماز جنازہ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی نے پڑھائی۔ آپ موصیہ تھیں اس لئے آپ کا جسد خاکی پاکستان لایا گیا۔ ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ محترم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے 14 نومبر 2012ء کو بعد از نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

خدا تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عنایت فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 5 عبداللہ واگس صاحب

تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے DDR کے بارہ کتابوں میں بعینہٖ یہی پڑھا تھا اور یہی سچ نکلا۔ ہمارے پاس وقت بہت کم تھا ہم ایک دوسری سڑک میں مڑ گئے۔ پھر حضور نے فرمایا اب ہمیں دعا کر لینی چاہئے اور خاص کر یہ دعا کریں کہ یہ دیوار گر جائے اور اس طرح طرفین کے ملنے سے حالات بہتر ہوں۔ ہم ایک دائرہ کی شکل میں کھڑے ہو گئے اور حضور نے بہت لمبی دعا کروائی۔ پھر ہم واپس اسی راستے سے اپنی گاڑیوں تک پہنچے۔ اس رستے کا استعمال ایک خفیہ ٹپ تھی اور میرے خیال میں یہ مشورہ ہمیں ایک پولیس والے نے دیا تھا۔

مجھے خوب یاد پڑتا ہے کہ اس سے پہلے بھی ہم برلن بھی گئے تھے اور ہمیں DDR سے گزر کر جانا پڑتا تھا اور وہاں پر محصول اور بارڈر کنٹرول پر گاڑیوں کی تھکا دینے والی لمبی لمبی لائنیں لگی ہوئی تھیں۔ ہم اس وقت پانچ گاڑیوں کے ساتھ ایک لمبی لائن میں کھڑے تھے۔ میں کسی کام سے اپنی گاڑی سے اتر کر پیچھے والی گاڑی کے پاس گیا اور دوبارہ واپس اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا۔ صرف اتنی سی بات پر پولیس والے طیش کھا گئے اور ہمیں پھر علیحدہ کر لیا گیا اور ایک لمبی تلاشی لی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ وہاں کے حالات ایسے تھے کہ جونہی کوئی ایسی خلاف معمول بات یا واقعہ ہوتا تو وہ خود بخود ان لوگوں کی نظروں میں آ جاتا۔ کیونکہ کچھ پولیس والوں کی یہی ڈیوٹی تھی کہ ایسے لوگوں کو باہر نکال کر ان سے علیحدہ پوچھ گچھ کی جائے۔ اس لئے ہمیں وہاں زیادہ دیر ٹھہرنا پڑا۔ یہ تقریباً 3 یا 4 سال پہلے کی بات ہے اور مجھے یاد ہے کہ اس وقت حضرت بیگم صاحبہ بھی زندہ تھیں۔

مغربی برلن میں اس وقت اونچی جگہیں بنی ہوئی تھیں جہاں سے مشرقی برلن میں دیکھا جا سکتا تھا۔ ہمارے پاس دوربینیں تھیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم حفاظتی دیوار سامنے ہونے کی وجہ سے کچھ زیادہ نہ دیکھ سکے۔ حضور نے ہمیں وہاں کافی باتیں بھی بتائیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21/اکتوبر 2014ء کو بیت الفضل لندن میں بوقت 11 بجے صبح درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ نسرین اختر خان صاحبہ

مکرمہ نسرین اختر خان صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبدالغفور خان صاحب ویسٹ ہل لندن مورخہ 19/اکتوبر 2014ء کو طویل علالت کے بعد 51 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت صوفی نبی بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑنواسی تھیں۔ نمازوں کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، مہمان نواز، بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بھائی مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب حفاظت خاص میں اور دوسرے بھائی مکرم سردار ظہیر الدین بابر صاحب (واقف زندگی) ہومیو ڈاکٹر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اسی طرح آپ کی دو بہنیں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں واقف زندگی ٹیچر کے طور پر خدمت بجا لا رہی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب

مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب واقف زندگی ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ننگلی درویش قادیان مورخہ 25 ستمبر 2014ء کو 67 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ آپ نے 1976ء میں خدمت سلسلہ کیلئے اپنی زندگی وقف کی اور مختلف حیثیتوں سے نمایاں خدمت بجالانے کی توفیق پائی جن میں استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول، نائب ناظر مال آمد، سیکرٹری بہشتی مقبرہ، ناظر امور عامہ، ناظر تعلیم، ناظر جائیداد اور انچارج دفتر نظارت علیا کی خدمات شامل ہیں۔ وفات سے قبل دار الضیافت میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دست راست تھے اور کئی بار آپ کو میاں صاحب کی عدم موجودگی میں قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بننے کی سعادت ملی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، خوش اخلاق، متحمل مزاج اور اخلاص کے ساتھ خدمت بجالانے والے انسان تھے۔ باثر غیر از جماعت احباب سے بھی ان کے بہت اچھے تعلقات تھے اور ان سے جماعتی مسائل کو حل کروانے میں نہایت حکمت سے کام لیا کرتے تھے۔ آپ مکرم مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب درویش مرحوم کے داماد اور مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب واقف زندگی مرحوم کے بڑے بھائی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ

مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبداللطیف صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید چک سکندر مورخہ 6 ستمبر 2014ء کو نماز فجر کی ادائیگی کے بعد سیڑھیاں اتر رہی تھیں کہ شدید بارشوں کی وجہ سے ایک دیوار اچانک ان کے اوپر آ گری جس سے آپ موقعہ پر ہی اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ آپ کی عمر 72 سال تھی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، بہت دعا گو، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے اور نوافل ادا کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ ایم ٹی اے نہایت شوق سے دیکھا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عطاء العلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ ضلع ساہیوال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم عبدالحمید صاحب

مکرم عبدالحمید صاحب آف شاہین سوئیٹس نیویارک امریکہ مورخہ 4 ستمبر 2014ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت مسیح موعود کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ 1969ء میں امریکہ میں مستقل سکونت اختیار کرنے کے کچھ عرصہ بعد آپ نے مٹھائی بنانے اور ریسٹورنٹ کا کام شروع کیا۔ آپ کی مسلسل محنت کے نتیجہ میں کاروبار میں بہت برکت پڑی۔ آپ میں مخلوق خدا سے ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کے ذریعہ سے بے شمار خاندان امریکہ میں آباد ہوئے۔ مہمان نوازی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ آپ کو خاندان حضرت اقدس مسیح موعود سے بہت عقیدت اور محبت تھی۔ مربیان کرام اور جماعتی وفود کی خدمت کر کے بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔ اکثر جماعتی پروگراموں میں کھانا اور مٹھائی بھجواتے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بھانجے مکرم وسیم احمد ظفر صاحب برازیل میں مربی انچارج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ بشریٰ غفور بھٹی صاحبہ

مکرمہ بشریٰ غفور بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ جرمنی مورخہ 26 ستمبر 2014ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت فتح دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم عبدالرحیم خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت خوشاب کی بیٹی تھیں۔ 1987ء میں جرمنی شفٹ ہونے پر آپ کو 10 سال اپنے حلقہ کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، سادہ مزاج، ملنسار، غریب پرور، کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے والی، چندہ جات کے علاوہ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے بہت عقیدت و احترام اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل کی خالہ تھیں۔

مکرم سید خالد بن وقار صاحب

مکرم سید خالد بن وقار صاحب گلشن اقبال کراچی مورخہ 23/اگست 2014ء کو 51 سال کی عمر میں بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ آپ کو ضلع کراچی میں مختلف حیثیتوں سے نمایاں خدمتوں کی توفیق ملی جن میں قائد مجلس النور، ناظم اطفال، نائب قائد ضلع کراچی اور سیکرٹری تعلیم کی خدمات شامل ہیں۔ وفات کے وقت مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کے عہدیدار ہونے کے علاوہ جماعت کی 3 ڈسپنسریز کے انچارج کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی اور والہانہ محبت تھی۔ آپ ہر ایک کے خیر خواہ بیواؤں اور یتیموں کی خبرگیری اور امداد کرنے والے انتہائی نفیس، شفیق اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بوڑھے والدین اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم احمد عبدالباسط صاحب

مکرم احمد عبدالباسط صاحب ابن مکرم قاری محمد عثمان صاحب مرحوم حیدر آباد مورخہ 19 ستمبر 2014ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن میں کئی سال سیکرٹری ضیافت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نہایت سادہ، کم گو اور مخلص احمدی تھے۔ عثمانیہ ہسپتال میں بطور لیبارٹری ٹیکنیشن کام کے دوران احباب جماعت کی بہت مدد کیا کرتے تھے۔ اسی طرح شادی کی تقریبات کے انتظامات کرنے کی بھی بہت صلاحیت تھی جس سے احباب جماعت اکثر استفادہ کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں عمل میں آئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کے بہنوئی تھے۔

مکرمہ بشریٰ نسیم صاحبہ

مکرمہ بشریٰ نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب ربوہ مورخہ 7 اور 8/اگست کی درمیانی شب 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم ماسٹر محمد شریف خان صاحب مرحوم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی بیٹی تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، نہایت شفیق، غریب پرور، مہمان نواز، جماعتی چندہ جات کی بروقت ادائیگی کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم حزقیل خان صاحب

مکرم حزقیل خان صاحب ابن مکرم محمد عیسیٰ جان صاحب مرحوم کینیڈا مورخہ 30/اگست 2014ء کو 59 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مشنری انچارج ڈنمارک کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم جماعت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ آپ نے بیت الاسلام ٹورانٹو کی تعمیر میں رضاکارانہ نمایاں کام کرنے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک معذور بیٹا اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ یہ معذور بیٹا محمد سلیمان خان بھی باپ کی وفات کے 30 دن بعد 24 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا کر اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ یہ بچہ تحریک وقف نو میں شامل تھا۔ کم عمری میں ایک اعصابی بیماری میں مبتلا ہوا اور پھر لمبا عرصہ ویل چیئر پر ہی رہا۔

مکرم ایاز محمود وڑائچ صاحب

مکرم ایاز محمود وڑائچ صاحب ابن مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب لاہور مورخہ 13 ستمبر 2014ء کو 30 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ آپ بچپن سے ہی خدمت دین کی توفیق پا رہے

باقی صفحہ 8 پر

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838:
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093:
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

بقیہ از صفحہ 7: نماز جنازہ حاضر و غائب

تھے۔ اپنے حلقہ میں بطور محصل اور سیکرٹری وقف جدید خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی بعمر 8 ماہ یادگار چھوڑی ہے۔

مکرم ناصر احمد سید صاحب

مکرم ناصر احمد سید صاحب ابن مکرم سید عبدالحمید شاہ صاحب ربوہ مورخہ 10 اگست 2014ء کو 41 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ ایک احمدی شاعر تھے۔ کچھ عرصہ قائمقام زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلّہ دارالنصر شرقی ربوہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق بھی ملی۔ آپ نظام جماعت کی اطاعت کرنے والے، ملنسار اور ہر ایک کے ساتھ محبت کا سلوک کرنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب

مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب ابن مکرم احمد دین کھوکھر صاحب مرحوم ترگڑی ضلع گوجرانوالہ مورخہ 19 ستمبر 2014ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ لوکل جماعت میں میں بطور نائب صدر و امام الصلوٰۃ خدمت بجا لاتے رہے۔ ہمہ وقت جماعت کی خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ سنبل آرزو مبشر صاحبہ

مکرمہ سنبل آرزو مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم میاں مبشر احمد ناصر صاحب جرمنی مورخہ 3 جولائی 2014ء کو 37 سال کی عمر میں معدہ کے کینسر کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ آپ مکرم مبارک احمد خان صاحب آف قادیان کی بیٹی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، شریف النفس، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، دوسروں کی مدد کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں والدین اور شوہر کے علاوہ 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم ملک مبشر منظور صاحب

مکرم ملک مبشر منظور صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع شیخوپورہ ابن مکرم ملک محمد مقبول صاحب مورخہ 12 اگست 2014ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہکوٹ، ناظم مال تحریک جدید، محاسب خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کے علاوہ شہر کی مجلس عاملہ میں بطور سیکرٹری مال، دعوت الی اللہ، اصلاح و ارشاد اور رشتہ ناطہ نیز ضلعی عاملہ میں بطور سیکرٹری مال و سیکرٹری وصایا نمایاں خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ ایک باثمر داعی الی اللہ تھے۔ خدمت خلق کا بھی بہت جذبہ رکھتے تھے۔ ہمہ وقت جماعتی خدمت کے لئے تیار رہنے والے مخلص انسان تھے۔ خلافت سے نہایت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2: سوال و جواب

کی غیبتیں اور چغلیاں کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ تو سچ بات کہنے کے باوجود ایسے لوگ پھر خود بھی گناہ میں مبتلا ہو رہے ہوتے ہیں اور معاشرے کے امن کو بھی برباد کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ کسی کے نقائص بیان کرنا جیسا کہ میں نے کہا یہ غیبت ہے جس سے خدا تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے اور پھر اس طرح کھلے عام برائی بیان کرنے سے برائی کے نقصانات کی اہمیت بھی اکثر ختم ہو جاتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فحشاء کو چھپانے کا بھی حکم دیا ہے تو ضروری نہیں کہ ہر ایک کا گند ظاہر کیا جائے۔

س: حضور انور نے سورۃ الفرقان آیت 73 کی کیا تفسیر بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے و اذا مروا باللغو ...... یعنی عبادالرحمان کسی بھی دنیاوی عزت کی وجہ سے یا دنیوی لذات کی وجہ سے متاثر ہو کر اُن باتوں اور اُن لذتوں میں شامل نہیں ہوتے بلکہ پہلو بچاتے ہوئے ایسی جگہوں سے، ایسی مجلسوں سے جہاں صرف دنیاوی لذات ہوں گزر جاتے ہیں۔ پس لغویات میں ہر وہ چیز آتی ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ سے دور کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے واضح احکامات پر عمل میں روک بنتی ہے۔ وہ ناچ گانا ہے چاہے وہ ہوٹلوں میں بیٹھ کر فن کے نام پر شیشے یا حقّے کا استعمال ہو، لڑکوں اور لڑکیوں کی مشترکہ مجالس اور دوستیاں، انٹرنیٹ پر راتوں کو بیٹھ کر نماز کے لئے اُٹھنے میں سستی دکھانا یا انٹرنیٹ پر چیٹنگ اور فیس بُک کا غلط استعمال، عورتوں میں بیٹھ کر صرف دنیاداری یعنی زیوروں اور جوڑوں کی باتوں میں مشغول رہنا، کسی کے بارے میں ٹوہ میں رہنا، یہ سب لغویات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب باتوں سے منع فرمایا ہے اور فرمایا رحمٰن خدا کے بندوں کے یہ عمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے دن اور رات عبادتوں میں اور ذکر الٰہی میں گذرتے ہیں۔

س: حضور انور نے خطاب کے اختتام پر کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ بجائے اس کے کہ اپنی ذاتی خواہشات اور ترجیحات کو سامنے رکھیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اس کے حکموں پر چلنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک عورتیں بھی مرد بھی اپنے عہد جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کیا ہے سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں اور رحمٰن خدا کے اُن بندوں میں شمار ہوں جن پر خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر ہر وقت پڑتی رہتی ہے۔

کامیابی

محترم ڈاکٹر محمد شفیق سہگل صاحب نائب وکیل التصنیف تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی مناہل احمد بنت مکرم محمد احمد صاحب نے امسال O لیول میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 6A* اور 3As لے کر کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزہ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی نواسی ہے۔

اسی طرح خاکسار کے پوتے محی الدین احمد واقف نو ابن مکرم محمود احمد صاحب نے O لیول میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 3A*، 4As اور 1B سے کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزم مکرم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے مزید کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حمید اللہ صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ لکھتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ چند ہفتوں سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد بفضل اللہ تعالیٰ گھر آ گئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

دنیا کا سب سے طویل دریا

دریائے نیل دنیا کا سب سے طویل دریا ہے جس کی لمبائی 6,670 کلومیٹر ہے۔ اسے مصر کا دریا کہا جاتا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کا صرف 22 فیصد حصہ ہی مصر میں بہتا ہے۔ دریائے نیل کی وجہ سے ہی مصر کے ریگستان سرسبز ہوئے اور ان میں شادابی آئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس دریا کے کناروں پر دنیا کی قدیم ترین تہذیب نے جنم لیا۔ قدیم مصری دریائے نیل کے کناروں پر آباد ہوئے، کیونکہ یہاں سے انہیں خوراک اور پانی دونوں ملتے تھے۔ ان کناروں پر ہی انہوں نے کھیتی باڑی کر کے فصلیں اگائیں اور اپنے لئے اور اپنے مویشیوں کے لئے خوراک فراہم کی۔ یہ لوگ اس دریا کے کنارے اس لئے بھی رہتے تھے کہ اسی دریا کے ذریعے وہ کشتیوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ کا سفر کرتے تھے۔ دریائے نیل کا سفر برونڈی سے شروع ہوتا ہے جو خط استوا کے جنوب میں واقع ہے۔ وہاں سے یہ شمال کی طرف بہتا ہوا شمال مشرقی افریقہ میں داخل ہوتا ہے اور مصر سے گزر کر بحیرہ روم میں جا گرتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جھیل وکٹوریا افریقہ کی سب سے بڑی جھیل ہے اور یہی جھیل دریائے نیل کا اصل منبع ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 19 ستمبر 2014ء)

ربوہ میں طلوع و غروب 10 نومبر

طلوع فجر	5:08
طلوع آفتاب	6:30
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:15

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

10 نومبر 2014ء

6:25 am	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:40 am	پیس کانفرنس 23 مارچ 2012ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جنوری 2009ء

اپنا آپٹیکل سنٹر (اپنا چشمہ سنٹر والے)
کالج روڈ نزد اقصیٰ مارکیٹ۔ اقصیٰ چوک ربوہ
پروپرائیٹر: میاں سہیل احمد
0345-7963067
0336-7963067

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214 فون
047-6211971 دکان 6216216

موسم گرما کی تمام ورائٹی پرسیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
DISCOUNT MART
Parfumes, Hoisery, Facials
Cosmetics, Jewelry
@ Reasonable Prices
0343-96166699, 0333-9853345
Malik Markeet Railway Road
RABWAH

FR-10